Al-Qawārīr - Vol: 07, Issue: 02, Jan – Mar 2026

OPEN ACCESS
Al-Qawārīr
Research Journal
ISSN (E): 2709-457X
ISSN (P): 2709-4561
journal.al-qawarir.com

ڈاکٹر سامیہ منیسی کی سیرت نگاری: ''محمد ﷺ والمرأة'' کے اسلوب، مصادر اور منہج کا تحقیقی مطالعہ

The Seerah Scholarship of Dr. Samia Munaisi: A Research Study of the Style, Sources, and Methodology of "Muhammad (PBUH) and Women"

Dr. Muhammad Zubair Sheikh
Lecturer Islamiat, Government Associate College Jahanian, Pakistan
Professor (retired) Dr. Muhammad Idrees Lodhi
Former Chairman of Department of Islamic Studies and former Director Seerat Chair, Bahauddin Zakariya University Multan, Pakistan

ABSTRACT

This study presents a critical research review of the Seerah scholarship of the Egyptian scholar Dr. Samia Munaisi, with particular focus on her book "Muhammad (PBUH) and Women." The work highlights the dimensions of the Prophet Muhammad's ﷺbehaviour with women in social, familial, educational, and moral contexts, demonstrating how his teachings elevated the status of women within Islamic society. The article examines the author's scholarly methodology, thematic organization, use of primary and secondary sources, and narrative style. It further identifies the distinctive strengths of the book, including clarification of difficult terms, analytical interpretation of Seerah events, and emphasis on the Prophet's ﷺ compassionate and dignified treatment of women. Alongside these merits, the study also points out certain academic shortcomings, such as inconsistency in referencing style, incomplete Hadith documentation, and the

**Seerat Chair Gender Studies & Women Rights,
Institute of Islamic Studies, University of the Punjab, Lahore, Pakistan.**

© The Authors. No conflict of interest declared.
This is an open access work licensed under a **Creative Commons Attribution 4.0 International License (CC BY 4.0).**

presentation of historical reports without critical preference. Overall, this review underscores the scholarly value of Dr. Munaisi's contribution while offering constructive recommendations for improving methodological rigor in future Seerah studies related to women.
Keywords: *Seerah of the Prophet Muhammad (PBUH), Women in Islam, Prophetic Biography, Seerah Methodology, Gender Perspective in Seerah Studies*

تعارف موضوع

سیرت النبی ﷺ ایک ایسا عنوان ہے کہ جس پر پہلی صدی ہجری سے لے کر آج تک بہت کچھ لکھا جا چکا ہے، بہت کچھ لکھا جارہا ہے اور بہت کچھ لکھا جائے گا۔ یہ عنوان دینی، علمی، تاریخی اور عصری افادیت کا حامل ہے، اس لیے ہر دور میں مسلمانوں نے اس موضوع پر لکھا ہے۔ مردوں کے ساتھ ساتھ خواتین نے بھی اپنی عقیدت و محبت کے اظہار میں قلم کو حرکت دی ہے۔ قدیم سے جدید دور تک اس موضوع پر لکھنے میں خواتین اپنا حصہ ملا رہی ہیں۔ اگرچہ ان کی تعداد مردوں کے مقابلہ میں کم ہے لیکن جدید دور میں اس تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ مستقل کتابوں کے علاوہ مختلف سرکاری اور نجی جامعات میں ایم اے، ایم فل اور پی ایچ ڈی کی سطح کے مقالہ جات لکھے جارہے ہیں۔ اس حوالے سے اردو زبان کے بعد عربی اور انگریزی زبان کا نمبر آتا ہے۔ عربی میں سیرت نگاری کرنے والی خواتین میں ایک نمایاں نام نامور مصری مصنفہ ڈاکٹر سامیہ منیسی (وفات:) کا ہے۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے خواتین سے متعلق واقعاتِ سیرت پر ایک کتاب بنام "محمد ﷺ والمرأة" تصنیف کی ہے جو بالکل عام فہم ہے اور خواتین کے حوالہ سے سیرت النبی ﷺ پر لگائے جانے والے اعتراضات کا مثبت جواب ہے۔

کتاب کا تعارف

زیرِ تجزیہ کتاب ڈاکٹر سامیہ منیسی کی تالیف ہے۔ راقم کے سامنے اس کتاب کا پہلا ایڈیشن ہے جو المکتبۃ الاکادیمیۃ، القاھرۃ سے 1996ء میں شائع ہوا ہے۔ اس کتاب میں مؤلفہ نے رسول اللہ ﷺ کے خواتین کے ساتھ رویہ اور اخلاق کو موضوعِ بحث بنایا ہے۔ یہ کتاب 146 صفحات پر مشتمل ہے۔

مؤلفہ کا تعارف

ڈاکٹر سامیہ منیسی قاہرہ کے کالج آف ایجوکیشن فار گرلز میں اسلامی تاریخ کی اسسٹنٹ پروفیسر ہیں۔(1) آپ نے 1967ء میں جامعہ قاہرہ کے کلیہ آداب کے شعبہ تاریخ سے بی اے کیا۔ 1978ء میں معہد الدراسات الاسلامیہ سے علوم اسلامیہ کا ڈپلومہ کیا۔ 1983ء میں امریکن یونیورسٹی سے فی البدیہہ ترجمہ کا ڈپلومہ کیا۔ 1987ء میں آپ نے شعبہ تاریخ، کلیہ آداب

سے اے گریڈ کے ساتھ ایم اے کی ڈگری حاصل کی۔ آپ کے مقالہ کا عنوان تھا: «**صحابيات الرسول ﷺ**» اسی سال آپ نے لائبریری سائنس میں ایم اے کیا۔ ڈاکٹریٹ کی ڈگری آپ نے اے گریڈ کے ساتھ 1994ء میں حاصل کی۔ اسی دوران آپ نے عوامی اسمبلی میں کام شروع کر دیا تھا، یہاں تک کہ 1990ء میں ڈائریکٹر بن گئیں۔ اس کے بعد آپ عوامی اسمبلی کے صدر کی امور دینی کی مشیر بن گئیں۔ اب تک آپ کی بہت سی تصنیفات و تالیفات منظر عام پر آچکی ہیں:

- موسوعة صحابيات الهادي البشير محمد صلى الله عليه وسلم
- النداء الأول لحقوق النساء في الإسلام
- المرأة في الإسلام
- أزواج رسول الله ونساء أهل بيته الطاهرات
- موسوعة أمهات المؤمنين

اول الذکر کتاب چھ جلدوں میں ہے جس میں پہلی مرتبہ مؤلفہ نے ان صحابیات کے نام ذکر کرنے کی کوشش کی ہے جن کا عہدِ رسالت میں کوئی نہ کوئی کردار رہا ہے۔ اس میں 13790 صحابیات کا تذکرہ ہے۔ اور ہر ایک کا وصف بھی کیا گیا ہے کہ وہ کیا تھیں، مثلاً: شاعرہ، خطیبہ، فقیہہ وغیرہ۔(2)

مقصدِ تالیف:

انسانی معاشرہ مرد وخواتین سے مل کر بنتا ہے۔ نہ تو کوئی معاشرہ صرف مردوں پر مشتمل ہو سکتا ہے اور نہ ہی مردوں کے بغیر کوئی معاشرہ صرف خواتین کے بل بوتے پر چل سکتا ہے۔ تمام انسانی معاشرے مرد وخواتین کے مل کر رہنے سے ہی چلتے ہیں۔ اسلامی معاشرہ بھی اس سے مستثنیٰ نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ جو دین لائے تھے، وہ فطرت کے اصولوں کے مطابق ہے، نہ کہ اس کے خلاف۔ اس لیے آپ ﷺ نے مردوں کو اسلامی معاشرہ کی تعمیر وترقی کے لیے جس قدر اہمیت دی ہے، اتنا ہی خواتین کے کردار کو بھی اجاگر کیا ہے۔ زیرِ تبصرہ کتاب میں ڈاکٹر سامیہ نے اسلامی معاشرہ کی تعمیر وترقی میں خواتین کے کردار کو اسوۂ رسول ﷺ کی روشنی میں نمایاں کیا ہے اور یہ بتایا ہے کہ آپ ﷺ خواتین کے حق میں کس قدر شفیق اور مہربان تھے کہ جس قدر خواتین بھی ہمیں آپ ﷺ کے قریب نظر آتی ہیں، آپ ﷺ ان کا ادب واحترام کرتے ہی نظر آتے ہیں۔ اسی طرح عمومی طور پر آپ ﷺ نے تمام خواتین سے متعلق جو ہدایات جاری فرمائی ہیں اور انہیں جن حقوق سے نوازا ہے، تاریخِ عالَم میں اس کا نمونہ کہیں نظر نہیں آتا۔ خواتین کے ساتھ آپ ﷺ کے اخلاق کو بیان کرنا ہی اس کتاب کا مقصدِ تالیف ہے۔

ترتیبِ کتاب:

زیرِ مطالعہ کتاب کو ڈاکٹر صاحبہ نے جدید تحقیقی اسلوب کے تحت مرتب کیا ہے۔ پوری کتاب کو فصول و مباحث میں تقسیم کر کے مواد پیش کیا گیا ہے۔ جس سے استفادہ آسان ہو جاتا ہے۔ کتاب کے آغاز میں انتساب ہے جو آپ ﷺ کی طرف کیا گیا ہے۔ اس کے بعد فہرست مضامین ہے۔ ازاں بعد مؤلفہ کی طرف سے ایک مقدمہ ہے جس میں پوری کتاب کا خلاصہ بیان کر دیا ہے کہ آپ ﷺ بطور بیٹا، بطور بھائی، بطور شوہر اور بطور باپ کیسے انسان تھے۔ علاوہ ازیں عمومی طور پر آپ ﷺ کا خواتین کے ساتھ کیسا رویہ ہوتا تھا۔ اسی طرح عہدِ رسالت کے اسلامی معاشرے میں مسلمان خواتین کا کیا کردار تھا، اختصار کے ساتھ اس چیز کو بیان کیا گیا ہے۔ اس کے بعد اصل کتاب شروع ہوتی ہے، جسے تین فصول میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ہر فصل میں ذیلی مباحث ہیں۔ ان فصول و مباحث کے بعد خاتمہ تحریر کیا گیا ہے جس میں فاضلہ مؤلفہ نے کتاب کے مباحث کی بنیاد پر نتائج البحث بیان کیے ہیں۔ آخر میں مصادر و مراجع کی فہرست ہے جو 14 صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ فہرست تین حصوں میں منقسم ہے۔ پہلے حصے میں تفسیری، حدیثی اور تاریخی مصادر کا بیان ہے۔ دوسرے حصے میں عربی یا عربی میں ترجمہ شدہ مراجع کا تذکرہ ہے۔ جبکہ تیسرے حصے میں دیگر زبانوں مثلاً انگریزی میں لکھی گئی کتب کا ذکر ہے۔

مضامینِ کتاب:

ترتیبِ کتاب میں یہ بات گزر چکی ہے کہ یہ کتاب تین فصول اور ذیلی مباحث پر مشتمل ہے۔ فصول کے نام یہ ہیں:

پہلی فصل: رسول اللہ ﷺ کا اپنی رشتہ دار اور خواتینِ اہل بیت کے ساتھ تعلق

دوسری فصل: محمد ﷺ بطور شوہر

تیسری فصل: مدرسہ محمدیہ ﷺ میں خواتین کا کردار

فصل اول:

پہلی فصل میں ڈاکٹر سامیہ نے رسول اللہ ﷺ کی شخصیت بطور بیٹا، بطور بھائی اور بطور باپ پر روشنی ڈالی ہے۔ اس فصل میں چار مباحث ہیں:

مبحث اول: رسول اللہ ﷺ بطور بیٹا

مبحث دوم: رسول اللہ ﷺ بطور بھائی

مبحث سوم: رسول اللہ ﷺ بطور بھتیجا، بھانجا اور مرد رشتہ دار

مبحث چہارم: رسول اللہ ﷺ بطور باپ اور نانا

فصل اول کی مبحث اول میں انہوں نے آپ ﷺ کے بیٹا ہونے کی حیثیت کو لیا ہے اور آپ ﷺ کی حقیقی، رضاعی اور مجازی ماؤں کے ساتھ ربط و تعلق اور حسنِ سلوک کو بیان کیا ہے۔ اس مبحث میں فاضلہ مؤلفہ نے پانچ خواتین کا تذکرہ کیا ہے، جن میں آپ ﷺ کی حقیقی والدہ سیدہ آمنہ، دو رضاعی والدہ سیدہ حلیمہ سعدیہ اور سیدہ ثویبہ اور دو پرورش کنندہ یعنی سیدہ ام ایمن اور سیدہ فاطمہ بنت اسد زوجہ ابو طالب شامل ہیں۔

مبحث دوم میں آپ ﷺ کا بطور بھائی ہونا بیان کیا ہے اور اس ضمن میں آپ ﷺ کا اپنی رضاعی بہن سیدہ شیماء بنت حارث کے ساتھ تعلق اور رویہ بیان کیا ہے۔

مبحث سوم میں آپ ﷺ کے بھتیجا، بھانجا اور مرد رشتہ دار کی حیثیت کو بیان کیا ہے اور آپ ﷺ کا اپنی پھوپھیوں، خالاؤں اور دیگر رشتہ دار خواتین کے ساتھ کیسا رویہ تھا، اس کو زیرِ بحث لایا گیا ہے۔

مبحث چہارم میں آپ ﷺ کے اپنی چاروں بیٹیوں (زینب، رقیہ، ام کلثوم اور فاطمہ)، نواسوں (حسن، حسین اور علی بن ابو العاص) اور نواسیوں (امامہ بنت زینب) کے ساتھ پیار محبت اور الفت کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

فصل دوم:

دوسری فصل میں آپ ﷺ کا بطور شوہر کردار بیان کیا گیا ہے۔ فصل کی ابتداء میں آپ ﷺ کے گھرانے کی معاشی تنگی، گھر کے اخراجات، بیویوں کے حق مہر، ازواجِ مطہرات کے حجرات اور حضور ﷺ کی ازدواجی زندگی اور حضور ﷺ کے اپنی بیویوں کے ساتھ طرزِ عمل کو زیرِ بحث لایا گیا ہے۔ اس کے بعد ہر زوجہ محترمہ کا مختصر تعارف، آپ ﷺ کی ان سے شادی کیسے ہوئی اور آپ ﷺ کا ان کے ساتھ گھریلو تعلق کیسا تھا، اس کو بیان کیا گیا ہے۔ پھر جو ازواج مطہرات رسول اللہ ﷺ کی وفات کے وقت حیات تھیں، ان کی مابعد زندگی کا تذکرہ ہے۔ اس ضمن میں فاضلہ مؤلفہ نے آپ ﷺ کی ازواج مطہرات کو ان کی رسول اللہ ﷺ سے شادی کی ترتیب سے بیان کیا ہے۔ چنانچہ سب سے پہلے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا (وفات: 10 نبوی) کا تذکرہ ہے، پھر سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا (وفات: 23ھ) کا، پھر عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا (وفات: 58ھ) کا، پھر حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا (وفات: 45ھ)، زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا (وفات: 4ھ)، ام سلمہ ہند بنت ابو امیہ رضی اللہ عنہا (وفات: 63ھ)، زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا (وفات: 20ھ)، جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا (وفات: 50ھ)، ام حبیبہ بنت ابو سفیان رضی اللہ عنہا (وفات: 44ھ)، صفیہ بنت حیی بن اخطب رضی اللہ عنہا (وفات: 50ھ) اور آخر میں میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا (وفات: 51ھ) کا ذکر ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے سب سے آخر میں انہی سے

شادی کی تھی۔ اس کے بعد آپ کی دو کنیزوں ماریہ قبطیہ ﷠(وفات:16ھ)اور ریحانہ بنت زید ﷠(وفات:11ھ)کا ذکر ہے۔ ان کے تذکرے میں ڈاکٹر سامیہ نے ان کے رسول اللہ ﷺ کے پاس آنے، مشرف بہ اسلام ہونے اور آپ کے پاس زندگی گزرانے کا ذکر کیا ہے۔

تیسری فصل:

اس فصل میں فاضلہ مؤلفہ نے رسول اللہ ﷺ کی تربیت یافتہ خواتین کا ذکر کیا ہے۔ اس فصل کو ڈاکٹر سامیہ نے چار بحوث میں تقسیم کیا ہے۔ مبحث اول میں مجاہدہ خواتین کا تذکرہ ہے۔ مؤلفہ کے مطابق مجاہد خواتین تین طرح کی تھیں:

1. مہاجر خواتین
2. زبان، جان، مال اور اولاد کے ذریعہ جہاد کرنے والی خواتین
3. مسلح جہاد کرنے والی خواتین

مبحث دوم میں احادیث روایت کرنے والی خواتین کا تذکرہ ہے۔

مبحث سوم میں شاعرہ صحابیات کا ذکر ہے۔

جبکہ مبحث چہارم میں فقیہہ خواتین کا بیان ہے۔

اس طرح تین فصول اور ذیلی مباحث کے ذریعہ ڈاکٹر سامیہ منیسی نے عہدِ رسالت میں رسول اللہ ﷺ کے خواتین کے ساتھ طرزِ عمل اور تربیت کو خوب اجاگر کیا ہے جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نہ صرف مردوں کی تعلیم وتربیت پر توجہ دیتے تھے، بلکہ خواتین کی تعلیم وتربیت کو اتنا ہی ضروری سمجھتے تھے اور اس کے لیے ایسا طرزِ عمل اپناتے تھے کہ خواتین بھی تعلیماتِ نبوی سے محروم نہ رہیں۔

خصوصیات:

زیرِ تجزیہ کتاب کی خصوصیات ذیل میں درج کی جارہی ہیں:

مشکل الفاظ واصطلاحات کی وضاحت:

فاضلہ مؤلفہ نے کتاب میں آنے والے مشکل الفاظ کے معنٰی دیے ہیں۔ جیسے رسول اللہ ﷺ کو ملنے والے ترکہ میں «**أجمال أوارك**» کا لفظ آیا تو حاشیہ میں وضاحت کی کہ اس سے مراد وہ اونٹ ہیں جو پیلو کے درخت سے اپنا پیٹ بھرتے ہیں۔ پیلو کے

درخت کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے کہ یہ وہ درخت ہے جس سے مسواک تیار ہوتی ہے اور یہ درخت صحراؤں اور گرم ممالک میں اُگتا ہے۔(3)

رسول اللہ ﷺ کی والدہ محترمہ سیدہ آمنہ اپنے والدین کی اکلوتی اولاد تھیں۔ اس لیے آپ ﷺ کی کوئی خالہ نہ تھیں۔ واقعاتِ سیرت کے بیان میں یہ ذکر آتا ہے کہ آپ ﷺ اپنی خالہ ام منذر سلمیٰ بنت قیس نجاریہ کے گھر جایا کرتے تھے اور ان سے صلہ رحمی کیا کرتے تھے۔ مؤلفہ نے حاشیہ میں وضاحت کی ہے کہ یہ آپ ﷺ کے دادا عبد المطلب کی طرف سے خالہ تھیں کیونکہ عبد المطلب کی والدہ سلمیٰ بنت عمرو کا تعلق بنو نجار سے تھا۔(4)

واقعاتِ سیرت کی تعلیل و توجیہ:

رسول اللہ ﷺ کے ہاں تین بیٹے اور چار بیٹیاں پیدا ہوئیں۔ لیکن بیٹے چھوٹی عمر میں وفات پا گئے اور بیٹیاں شادی کی عمر کو پہنچیں اور ان کی شادیاں ہوئیں اور اولاد بھی پیدا ہوئی۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ ڈاکٹر سامیہ لکھتی ہیں کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ ﷺ جس معاشرہ میں رہتے تھے، وہاں کے لوگ بیٹوں پر فخر کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو بیٹیاں اس لیے عطا فرمائیں تاکہ اہلِ جاہلیت کے اس دعویٰ کو باطل قرار دے دیں کہ بیٹے بیٹیوں سے بہتر اور افضل ہوتے ہیں۔ چونکہ آپ ﷺ ہی ساری انسانیت کے لیے ہدایت و رہنمائی کا سرچشمہ ہیں، اس لیے آپ ﷺ کو بیٹیوں سے نوازا گیا تاکہ آپ ﷺ لوگوں کو بتائیں کہ بیٹیاں بھی اسی طرح اللہ کی رحمت ہیں، جس طرح بیٹے اللہ کی رحمت ہیں۔(5)

وسیع مصادر و مراجع:

ڈاکٹر سامیہ نے وسیع مصادر و مراجع سے استفادہ ہے۔ جن میں قدیم وجدید مشرقی و مغربی مفکرین کے حوالہ جات بھی شامل ہیں۔(6)

سیرت کے روشن پہلوؤں کا بیان:

فاضلہ مؤلفہ نے اس کتاب میں خواتین کے حوالہ سے سیرت مصطفیٰ ﷺ کے روشن پہلوؤں کو نمایاں کیا ہے۔ جیسے آپ ﷺ نے حدیبیہ کے موقع پر ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا مشورہ قبول کیا۔(7) جس سے رسول اللہ ﷺ کی سیرت کا یہ پہلو نمایاں ہوتا ہے کہ عورتوں سے سیاسی اور سماجی معاملات میں مشورہ لیا جا سکتا ہے اور اسے قبول بھی کیا جا سکتا ہے۔

اسی طرح ریحانہ بنت زید جو آپ ﷺ کی لونڈی تھی، یہ پہلے یہودی مذہب کی پیروکار تھیں۔ آپ ﷺ نے اپنی ملکیت میں آنے کے بعد انہیں زبردستی کلمہ پڑھانے کی بجائے اختیار دیا کہ چاہیں تو اسلام قبول کر لیں اور چاہیں تو یہودیت پر قائم

رہیں۔(8) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ مردوں تو مردوں، خواتین کو بھی مذہبی آزادی عطا فرماتے تھے اور کسی کو زور زبردستی کے ساتھ مسلمان بنانے کے قائل نہ تھے، چاہے وہ کوئی غلام یا لونڈی ہی کیوں نہ ہوتا۔

خفیف نکات:

معروف حدیث کے بیان میں تسامح:

خواتین کے حوالہ سے رسول اللہ ﷺ کا یہ جملہ بہت مشہور و معروف ہے کہ آپ ﷺ نے خواتین کو نازک شیشہ سے تعبیر کیا ہے اور اپنے حدی خواں سے فرمایا کہ اونٹوں کو آہستہ چلاؤ۔ تمام کتبِ حدیث و سیرت میں اس حدی خواں صحابی کا نام "انجشہ" ذکر ہوا ہے۔ لیکن فاضلہ مؤلفہ نے لکھا ہے: "آپ ﷺ خواتین کے ساتھ بہت نرمی برتنے والے تھے، اس حوالہ سے مشہور حدیث ہے کہ آپ ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: "ان نازک آبگینوں کو نرمی سے چلاؤ۔"(9)

غیر تحقیقی اسلوب حوالہ:

ڈاکٹر سامیہ نے حواشی میں حوالہ جات ذکر کرنے میں یکسانیت سے کام نہیں لیا۔ کہیں مؤلف کا نام پہلے ہے اور کہیں کتاب کا نام۔(10) تحقیقی نقطہ نظر سے یہ اسلوبِ بیان درست نہیں۔

علاوہ ازیں ایک حوالہ میں ایک سے زائد کتابوں کے نام درج کرتے ہوئے ترتیب کے لیے تخریج کے اصولوں کو ملحوظ نہیں رکھا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ بعض واقعات کے حوالہ میں پہلے تفسیر ابن کثیر کا حوالہ دیا گیا، پھر کتبِ تراجم کا، پھر کتبِ حدیث کا اور پھر کتبِ مناقب کا حوالہ دیا ہے۔(11)

احادیث کے نامکمل حوالہ جات:

احادیث کے حوالہ جات میں حدیث نمبر نہیں دیا، نہ ہی جلد، صفحہ اور ناشر کا نام۔(12) اس سے قارئین کو ان احادیث کو ان کے اصل مصادر سے تلاش کرنے میں دقت پیش آسکتی ہے۔

حوالہ جات کی عدم موجودگی:

بعض واقعات کے حوالہ جات نقل نہیں کیے۔ جیسے سیرت کا مشہور واقعہ ہے کہ فاطمہ اور علی رضی اللہ عنہما نے گھریلو کام کاج میں معاونت کے لیے آپ ﷺ ایک غلام طلب کیا تو آپ ﷺ نے انہیں نماز کے بعد اور سوتے وقت تسبیح و تحمید اور تکبیر کا

وظیفہ کرنے کا حکم دیا۔(13) مؤلفہ نے اس کا کوئی حوالہ درج نہیں کیا، جبکہ یہ واقعہ صحیح بخاری سمیت تمام مشہور کتبِ احادیث میں موجود ہے۔(14)

ثانوی مآخذ کا حوالہ:

بسا اوقات ثانوی مآخذ کا حوالہ دیا ہے۔ جیسا کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی فاطمہ رضی اللہ عنہا کی موجودگی میں دوسری شادی کی کوشش پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رد عمل کے لیے ابن الاثیر کی اسد الغابہ کا حوالہ دیا ہے۔(15) جبکہ یہ روایت صحیح بخاری میں بھی موجود ہے۔(16)

فہرست مصادر و مراجع میں تسامحات:

فہرست مصادر و مراجع میں چند ایک تسامحات موجود ہیں۔ مثال کے طور پر "صحیح الجامع الصغیر" کو امام بیہقی کی کتاب بتایا گیا ہے۔(17) حالانکہ یہ علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب کا نام ہے۔ اسی طرح ابن حجر کی ایک کتاب کا نام "الترغیب والترھیب" لکھا گیا ہے۔(18) جبکہ ابن حجر کی کتاب کا نام "مختصر الترغیب والترھیب" ہے۔

واقعاتِ سیرت کے بیان میں عدم ترجیح:

واقعاتِ سیرت کے بیان میں ترجیح سے کام نہیں لیا، بلکہ جتنے اقوال تھے، وہ بیان کر دیے ہیں۔ جیسا کہ ابو العاص بن ربیع رضی اللہ عنہ کے مسلمان ہونے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی زینب رضی اللہ عنہا کو ابو العاص رضی اللہ عنہ کے پاس نئے نکاح اور نئے مہر کے ساتھ روانہ کیا تھا یا گزشتہ نکاح پر اکتفا فرماتے ہوئے اپنی بیٹی کو ان کے حوالے کر دیا تھا۔ مؤلفہ نے دونوں اقوال نقل کیے ہیں،(19) لیکن کسی کو ترجیح نہیں دی۔ اسی طرح فاطمہ رضی اللہ عنہا کی جب علی رضی اللہ عنہ سے شادی ہوئی تو ان کی عمر 15 سال تھی یا 18 سال؟ مؤلفہ نے دونوں اقوال نقل کر دیے ہیں(20) اور ان میں سے راجح قول نہیں بتایا۔

واقعاتِ سیرت کے بیان میں عدم مطابقت:

ڈاکٹر سامیہ ایک جگہ لکھتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات میں سے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سب سے آخر میں فوت ہوئیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کی وفات 59ھ میں ہوئی۔(21) جبکہ دوسری جگہ لکھا ہے کہ میمونہ رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ زوجہ مطہرہ ہیں جو 60ھ یا 63ھ میں سب ازواج مطہرات کے بعد فوت ہوئیں۔(22)

فاضلہ مؤلفہ نے دونوں ازواج مطہرات کے بارے میں ایک ہی بات لکھی ہے کہ وہ سب سے آخر میں فوت ہوئیں، حالانکہ ان کے اپنے بیان سے یہ ظاہر ہو رہا ہے کہ سب سے آخر میں میمونہ رضی اللہ عنہا فوت ہوئی تھیں۔ کیونکہ انہوں نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا سن وفات 59ھ درج کیا ہے اور سیدہ میمونہ کا 60 یا 60ھ، لیکن معلوم نہیں انہیں اس تضاد کا احساس کیوں نہ ہوا۔ درست بات یہ ہے کہ سیدہ

میمونہ رضی اللہ عنہا 51ھ میں فوت ہوئیں (23) اور سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے 60ھ (24) یا 63ھ (25) میں وفات پائی۔ اس لیے تمام امہات المؤمنین میں سب سے آخر میں سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا دنیا سے رخصت ہوئیں۔

خلاصۃ البحث

یہ مقالہ معروف مصری محققہ ڈاکٹر سامیہ منیسی کی سیرت نگاری کا تحقیقی جائزہ پیش کرتا ہے، بالخصوص ان کی تصنیف "محمد صلی اللہ علیہ وسلم والمرأة" کے تناظر میں۔ اس کتاب میں مؤلفہ نے سیرتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے اُن پہلوؤں کو موضوع بنایا ہے جو خواتین سے تعلق رکھتے ہیں، اور یہ واضح کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاشرتی، خاندانی، تعلیمی اور اخلاقی میدانوں میں خواتین کے مقام کو کس قدر بلند کیا۔ زیرِ نظر تحقیق میں مؤلفہ کا تعارف، کتاب کا منہج، ترتیبِ ابواب، مصادر و مراجع کا استعمال، اور اسلوبِ نگارش کا تجزیہ کیا گیا ہے۔ ساتھ ہی کتاب کی نمایاں خصوصیات، مثلاً مشکل اصطلاحات کی وضاحت، واقعاتِ سیرت کی عقلی توجیہ، اور سیرت کے روشن معاشرتی پہلوؤں کی توضیح کو اجاگر کیا گیا ہے۔ مزید برآں بعض علمی و تحقیقی تسامحات کی نشاندہی بھی کی گئی ہے، جن میں حوالہ جاتی عدمِ یکسانیت، احادیث کی نامکمل تخریج، اور بعض تاریخی روایات میں عدمِ ترجیح شامل ہیں۔ یہ جائزہ اس کتاب کی علمی افادیت کو واضح کرنے کے ساتھ مستقبل کی سیرت نگاری کے لیے رہنما اصول بھی فراہم کرتا ہے۔

نتائج البحث

* ڈاکٹر سامیہ منیسی کی تصنیف سیرتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے نسوانی پہلوؤں کو مؤثر انداز میں اجاگر کرتی ہے۔
* کتاب میں سیرت کے سماجی اور خاندانی پہلو خاص طور پر نمایاں ہیں، جو معاصر معاشرتی مباحث میں اہمیت رکھتے ہیں۔
* مؤلفہ نے وسیع مصادر سے استفادہ کیا ہے، جس سے علمی وسعت کا اندازہ ہوتا ہے۔
* بعض مقامات پر حدیثی و تاریخی حوالہ جات کی تکمیل اور تخریج میں علمی معیار پوری طرح برقرار نہیں رہا۔
* تحقیقی اسلوب میں یکسانیت کی کمی اور بعض مرجوح روایات کو نقل کرنا علمی اعتبار سے قابلِ توجہ ہے۔

سفارشات

* آئندہ ایڈیشن میں احادیث کی مکمل تخریج (حدیث نمبر، جلد، صفحہ) شامل کی جائے۔
* حوالہ جاتی اسلوب کو کسی ایک بین الاقوامی تحقیقی معیار (مثلاً شکاگو یا APA) کے مطابق یکساں بنایا جائے۔
* تاریخی اختلافی روایات میں راجح قول کی صراحت کی جائے۔
* سیرتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے نسوانی پہلوؤں پر مزید موضوعاتی اور تقابلی تحقیقات کی جائیں۔
* اس کتاب کو جامعات کے سیرت اسٹڈیز نصاب میں بطور معاون ماخذ شامل کیا جا سکتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حوالہ جات

(1) https://foulabook.com/ar/author/%D8%B3%D8%A7%D9%85%D9%8A%D8%A9-%D9%85%D9%86%D9%8A%D8%B3%D9%8A. Accessed May 26, 2021 (Wednesday), 3:20 PM.
(2) http://www.wafa.com.sa/arabic/Subjects.aspx?ID=529. Accessed May 26, 2021 (Wednesday), 3:20 PM.
(3) Munīsī, Sāmiyah. Muḥammad ﷺ wa al-Marʾah (al-Qāhirah: al-Maktabah al-Akādīmiyyah, 1996), 21.
(4) Munīsī, Sāmiyah. Muḥammad ﷺ wa al-Marʾah, 23.
(5) Munīsī, Sāmiyah. Muḥammad ﷺ wa al-Marʾah, 26.
(6) Munīsī, Sāmiyah. Muḥammad ﷺ wa al-Marʾah, 35, 39.
(7) Munīsī, Sāmiyah. Muḥammad ﷺ wa al-Marʾah, 74.
(8) Munīsī, Sāmiyah. Muḥammad ﷺ wa al-Marʾah, 91.
(9) Munīsī, Sāmiyah. Muḥammad ﷺ wa al-Marʾah, 14.
(10) Munīsī, Sāmiyah. Muḥammad ﷺ wa al-Marʾah, 17, 19.
(11) Munīsī, Sāmiyah. Muḥammad ﷺ wa al-Marʾah, 48.
(12) Munīsī, Sāmiyah. Muḥammad ﷺ wa al-Marʾah, 18.
(13) Munīsī, Sāmiyah. Muḥammad ﷺ wa al-Marʾah, 32.
(14) Ṣaḥīḥ al-Bukhārī, Kitāb al-Nafaqāt, Bāb Khādim al-Marʾah, Ḥadīth No. 5362; Musnad Aḥmad, Ḥadīth No. 838, and others.
(15) Munīsī, Sāmiyah. Muḥammad ﷺ wa al-Marʾah, 33.
(16) Ṣaḥīḥ al-Bukhārī, Kitāb al-Nikāḥ, Bāb Dhāb al-Rajul ʿan Ibnatihi fī al-Ghayrah wa al-Inṣāf, Ḥadīth No. 5230.
(17) Munīsī, Sāmiyah. Muḥammad ﷺ wa al-Marʾah, 135.
(18) Munīsī, Sāmiyah. Muḥammad ﷺ wa al-Marʾah, 136.
(19) Munīsī, Sāmiyah. Muḥammad ﷺ wa al-Marʾah, 27.
(20) Munīsī, Sāmiyah. Muḥammad ﷺ wa al-Marʾah, 30.
(21) Munīsī, Sāmiyah. Muḥammad ﷺ wa al-Marʾah, 75.
(22) Munīsī, Sāmiyah. Muḥammad ﷺ wa al-Marʾah, 88.
(23) Ibn ʿAbd al-Barr. al-Istīʿāb fī Maʿrifat al-Aṣḥāb, Juzʾ 4 (n.p.: n.p., n.d.), 1918. Ibn Ḥajar. al-Iṣābah fī Tamyīz al-Ṣaḥābah, Juzʾ 8 (n.p.: n.p., n.d.), 324.
(24) Ibn ʿAbd al-Barr. al-Istīʿāb fī Maʿrifat al-Aṣḥāb, Juzʾ 4, 1921.
(25) Ibn Ḥajar. al-Iṣābah fī Tamyīz al-Ṣaḥābah, Juzʾ 8, 407.